Joy In Persecution

For the Church in Pakistan

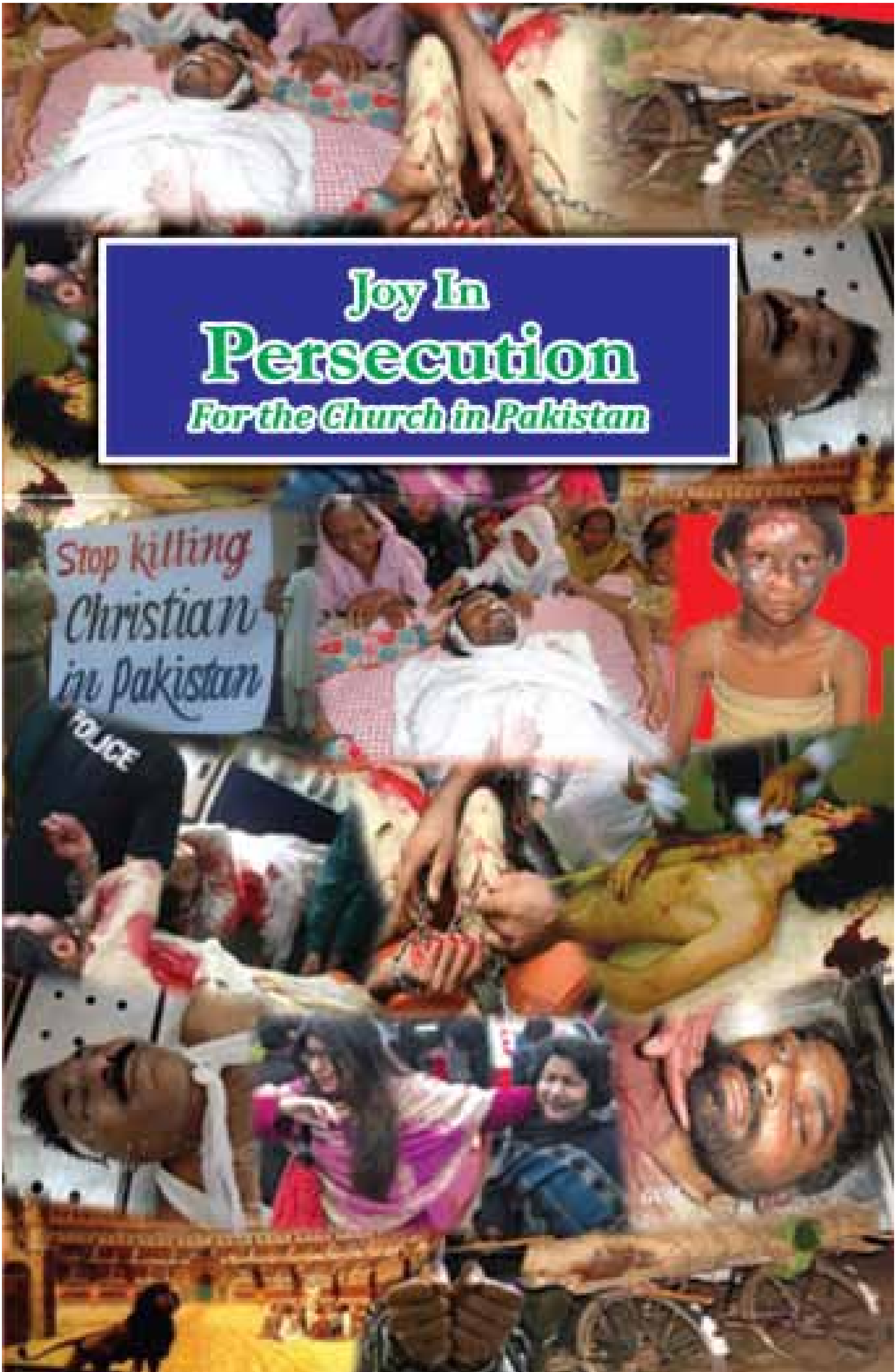

اِیزا رسانی

میں شادمانی

کلیسیاءِ پاکِستان کے نام

اِز نوید ملک

مارچ ۲۰۱۱ء

..................☆☆☆..................

''بلکہ جتنے مسیح یسوع میں دینداری کی زندگی گُزارنا چاہتے ہیں وُہ سب ستائے جائیں گے''(۲ تیمتھیس ۳:۱۲)

اِظہارِ تشکّر!

میں خُداوند کا شکرادا کرتا ہوں کہ اُس نے بھائی آفتاب ڈینیل کو تیار کیا کہ وُہ اِس کتاب کی پرنٹنگ کا بیڑا اُٹھائیں۔ بھائی آفتاب نے پہلی بار نہیں بلکہ گاہے بگاہے ہماری وی سی ڈیز کی ریکارڈنگ اور کُتب کی پرنٹنگ میں بھی اَپنا حصّہ ڈالا۔اگرچہ آفتاب بھائی کراچی سے تعلق رکھتے ہیں مگر خُداوند نے آپ کیلئے کاروبار کے اِعتبار سے صعودی عرب میں دَروازہ کھولا ہے۔میری دُعا ہے کہ خُداوند بھائی آفتاب اور اُن کے خاندان کو اَپنی بھاری برکات سے نوازے اور اَپنے جلال کیلئے اِس سے بھی اِستعمال فرمائے(آمین)۔

مصنف

اِظہارِ تشکّر!

میں خُداوند کی خادمہ سسٹر جین Sister Jan کا دِل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں کہ اِس کتابچہ کے انگریزی متن کی ایڈیٹنگ میں میری مدد فرمائی۔سسٹر جین نے میری کئی کُتب کے انگریزی ترجمہ کی

ایڈیٹنگ میں اَپنی خدمات بلا معاوضہ پیش کیں۔ آپ خُداوند کی اِنتہائی وقف شدہ اور وفادار خادمہ ہیں۔ آپ کا خصوصی طور پر اِسرائیل کیلئے بوجھ ہے کہ وُہ یسوع مسیح کو پہچان سکیں۔ سسٹر جین میری دُعا ہے کہ خُداوند آپ کو عمرِ دراز اور حیاتِ جاوید عنایت فرمائے تاکہ آپ بُہتیروں کیلئے برکت کا سبب ٹھہریں (آمین)۔

مصنف

حرفِ آغاز

عزیز قاری!

میں خُداوند کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہنچی۔ یہ کوئی محض اِتفاق نہیں بلکہ آپ کیلئے خُدا کی مرضی تھی کہ یہ آپ پڑھیں اور یقیناً یہ آپ ہی کیلئے لکھی گئی تاکہ آپ اِن مشکل ایّام میں مسیحی اِیمان میں ثابت قدمی سے سفر جاری رکھیں۔

دورِ رواں میں جب چاروں طرف افراتفری کا عالم ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو سارا کُرہ ارض بدامنی کا شکار ہے۔ امریکہ جیسی بڑی اور عالمی طاقتیں مالی بحران کا شکار ہو چُکی ہیں اور اُس کی رُوحانی طور پر دھجیاں اُڑ گئی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ دِن بہ دِن امریکہ گہرے سمندر میں تیزی سے ڈوبتا چلا جا رہا ہے۔ عراق اور اَفغانستان کا حال بھی دُنیا کے کسی بھی شخص کی آنکھوں سے اوجھل نہیں۔

جاپان کی کِتنی آبادی زلزلہ و سونامی کی وجہ سے ہلاک و لاپتہ ہو گئی۔ کیا آپ نے ٹیلی وژن پر

خبریں دیکھیں کہ وہاں کیا ہوا؟ کیا یہ قیامتِ صُغریٰ نہیں تھی؟ جتنی زیادہ اِنسان ترقی کرتا چلا جارہا ہے اُتنی ہی اَپنی ہلاکت کا سامان خود اَپنے ہی ہاتھوں سے تیار کرتا چلا جارہا ہے اور اُتنی ہی بدامنی نظر آرہی ہے۔ مصر جو حضرتِ موسیٰ کے دَور میں عالمی طاقت یا سُپر پاور تھا آج اُس کا کیا حال ہے؟۔ کیا آج وُہ مِصر شعلوں کی لپیٹ میں نہیں؟ کیا وہاں عجیب قسم کی نبوّتوں کی تکمیل کی خبریں نہیں مِلتی؟۔ ٹیونس اور لبیا کی طرف بھی دیکھیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ کیا مُجھے کُچھ بتانے کی ضرورت ہے؟ آپ ٹی وی آن کرتے ہیں اور کوئی خوشی کی خبر بُھولے سے بھی سُننے میں نہیں آتی۔ اَخبار پڑھتے ہیں تو حادثے، اموات، قتل و غارت، بَدعُنوانی، رشوت ستانی، آگ کے شعلوں اور بچوں کے ساتھ ظلم کی خبریں سُن کر اور پڑھ کر بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ دُنیاوی اِعتبار سے کوئی خوشی کی اُمید نہیں ہے۔ بحرین جہاں کبھی کُچھ نہیں ہوا وہاں کے حالات دیکھیں۔ براہٖ کرم اَب اسٹار پلس کو بھول کر خبروں والے چینل کی طرف بھی آئیں اور حالاتِ حاضرہ سے باخبر ہوں۔

ہمارے اَپنے وطن پاکستان میں کیا کُچھ نہیں ہوا۔ کیا ہمارے ملک کے طول و اَرض میں تاریخی زلزلے نہیں آئے؟ کیا ہم نے نہیں سُنا کہ کراچی میں سونامی آنے والا ہے لیکن خُدا نے اُس کو روک دیا؟ کیا ہم دُوسروں سے اَچھے ہیں؟ کیا ہمارا مُلک بدترین سیلابی طوفان کا شکار نہیں ہوا؟۔ کیا ہر اگلی آفت پہلی والی آفت سے سخت نہیں ہے؟ ہمارے جہاز تباہ ہو گئے، ٹرینیں ٹکرائیں، گاڑیاں جلیں، گرجوں پر حملے ہوئے، مسیحی آبادیاں نذرِ آتش ہوئیں۔ مسیحی اِسکولوں، ہسپتالوں اور عبادت گاہوں پر کریکر پھینکے گئے اور یہاں تک کہ حیوانات کو بھی جلا کر خاکِ سیاہ کر دیا گیا۔ ہمارے سیاسی رَہنما شہباز بھٹی کو قتل کر دیا گیا۔ فیصل آباد کے راشد و ساجد کیساتھ اِسی ماہ میں قمر ڈیوڈ جیسے بھائی بھی جیل میں ہی لُقمہ اجل ہو گئے۔

انگلینڈ میں ایک کُتّیہ نے ۱۷ بچے دیئے اور ۱۸ مارچ دوپہر ۱:۵ پر ایکسپریس نیوز نے ٹیلی وژن پر خبر دے دی۔ لیکن افسوس اِس بات کا ہے کہ جہاں تک میں نے سُنا کسی بھی ٹی وی چینل نے قمر ڈیوڈ کی موت کا ذکر نہیں کیا۔ اِس کی کیا وجہ ہے؟ صرف یہ کہ وہ مرا نہیں بلکہ مارا گیا کیونکہ وُہ بھی توہینِ رسالت کے قانون کے تحت جیل میں بند تھا۔ میرے عزیز! نہ جانے کِتنے اور جامِ شہادت پینے کیلئے اِسی صف میں کھڑے ہیں۔ مذہب کے نام پر کئی نوجوان قتل ہوئے اور کئی جیل میں پڑے ہیں۔ ہمارا کیس لڑنے کیلئے کوئی وکیل نہیں ہوتا۔ لیکن میرے مسیحی بھائی! آپ کا حق ہے کونسا جو مانگ رہے ہو؟ آپ کی میراث آسمانی ہے۔ جب تک اُس میراث کو حاصل نہیں کرتے اَپنے لہو کے دریا بہاتے رہو اور اُس خون سے دِیئے جلاتے رہو تا کہ تاریک دیس کے مسافر حقیقی نور و اُجالے میں آ جائیں۔ بھارت میں اُڑیسہ کے مقام پر مسیحی مَردوں کی بات تو دَرکنار مسیحی خواتین کو بھی ننگا کر کے سڑکوں پر بھگایا گیا اور میں یہ کسی پچھلی صدی کی بات نہیں کر رہا بلکہ اِسی عشرے کی بات کر رہا ہوں۔

ہمارے اَپنے اَندر کے حالات اِس قدر سنگین ہیں کہ اِتفاق و ہم آہنگی کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ خدمت گُزاری کا کام ایک مذاق بن گیا اور رُوحانی املاک کا سودا ہو رہا ہے۔ ایک دُوسرے کی بدگوئی اور ٹانگیں کھینچنا فخر کی بات سمجھی جاتی ہے۔ کُرسی، ہوس، عُہدہ اور مال ہمارا مقصدِ حیات بن گیا ہے اور یہ نہیں جانتے کہ اگر اِنسان ساری دُنیا کو حاصل کرے اور اَپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا۔

ہمارے ملکی و شہری حالات اِس قدر سنگین ہیں کہ کوئی گارنٹی نہیں کہ صبح گھر سے نِکلا شام کو واپس بھی آئے گا کہ نہیں۔ اِدھر کلیسیائے پاکستان کیلئے گھیرا تنگ ہوتا جا رہا ہے اور میں نے اِس نازک دَور میں مناسب

سمجھا کہ چند سطور سینۂِ قرطاس پر تحریر کرنے کا اعزاز حاصل کیا جائے۔ شاید میری زِندگی کے اِس سفر میں یہ میری آخری کاوش ہو کیونکہ ہم تو بِکے ہوئے ہیں اور نہ جانے کب کوئی ہمیں مار کر ثواب حاصل کر لے۔ تاہم یہ اِس لیئے لکھ رہا ہوں تا کہ اہلِ کلیسیاء مسیحی اِیمان میں یہ جانتے ہوئے ثابت قدم اور مضبوط رہیں کہ جو آخر دَم تک یعنی جان دینے تک وفادار رہے گا یا برداشت کرے گاوُہ ہی زِندگی کا تاج حاصل کرے گا اور یوں اگر اِیزارسانی کی کڑوی گولی ہمیں نگلنی ہی پڑے تو اُسے نگلنا آسان ہو جائے۔

خُداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ میرے نام کے سبب سے تُم ستائے جاؤ گے۔ تمھیں قید کیا جائے گا۔ تمھیں عدالتوں کے حوالہ کیا جائے گا اور یہاں تک کہ تُم میں سے کئی کو قتل بھی کیا جائے گا مگر اِن تمام حالات میں تمھیں صبر و برداشت سے کام لینا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اِن حالات میں تُم شادمان اور خوش ہونا کیونکہ اِس دُنیا میں تو نہیں لیکن آسمان پر اِس کا بہت بڑا اجر ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دُنیا والوں نے تو اُن نبیوں کو بھی جو تُم سے پہلے آئے اِسی طرح ستایا تھا۔ مسیحا کا دَرس یہ ہے کہ اَپنے ستانے والوں کیلیئے دُعا اور اَپنے دُشمنوں سے محبت رکھو۔ اِس کا عملی ثبوت آپ نے سولی پر قربان ہو کر اَپنے دُشمنوں کیلیئے یہ دُعا کرتے ہوئے دیا کہ اَے باپ اِنہیں معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں اور جو مالک کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں اُنہوں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا مسیحا نے حکم دیا۔ رسولوں کے اَعمال میں ستفنس شہید کا ذکر مِلتا ہے کہ جو لوگ اُسے سنگسار کر رہے تھے اُن کے حق میں یہ دُعا کرتا ہے کہ اے باپ یہ گناہ اِن کے ذِمہ نہ لگا۔ کسی مقدّس شخصیت کا قول ہے کہ ’’ کہ دُکھ اِیماندار کا گہنا یعنی زیور ہیں ‘‘ ۔

مسیح خُداوند نے فرمایا کہ جب مُجھ ہرے درخت کیساتھ ایسا ہوا تو تُم سوکھے کیساتھ ایسا کیوں نہ ہوگا۔لہٰذا میں تو صرف یاد دِلانے کا حق ادا کر رہا ہوں کہ ہمارے ستائے جانے کے بارے میں تو پہلے ہی مسیحا نے نبوّت کر دی تھی۔اَب ہم کون سے آسائش خانے کی توقع کرتے ہوئے اِحتجاج کرتے اور اَپنا حق مانگنے کی کوشش کر رہے ہیں؟۔

کلیسیاء کے آغاز سے لے کر آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مسیحی مومنین کبھی چین سے رہے ہوں کیونکہ ہر زمانے میں اور ہر قسم کے حالات میں وُہ یسوع مسیح کی گواہی دیتے رہے۔وُہ جانتے تھے کہ یسوع مسیح نے فرمایا کہ جو کوئی میرے پیچھے آنا چاہے وُہ اَپنی صلیب اُٹھائے۔مسیحی مومنین جانتے تھے کہ شہیدوں کا خون کلیسیاء کا بیج ہے۔اُنہوں نے اَپنے لہو کے دیئے جلا کر ہمیں رَوشنی پہنچائی۔اُن شہیدوں کو میرا اسلام پہنچے۔

آپ کے علم میں اِضافہ کیلئے میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں مقدّس یوحنّا و یعقوبؔ کا سر قلم کیا جاتا ،مقدّس ستفنسؔ کو سنگسار کیا جاتا ہے اور مقدّس پطرسؔ کو مصلوب کیا جاتا اور رُوم کے باہر مقدّس پولُسؔ کی گردن کاٹی جاتی ہے وہاں مسیحی تاریخ میں کئی اور ایسے واقعات رونما ہوئے جن کے سبب سے دِل خون کے آنسو روتا ہے۔بشپ پولیکارپ کو لکڑی کی بلّی سے باندھ کر نذرِ آتش کیا گیا۔مسیحیوں کو رُومی اسٹیڈیم میں بھوکے درِندوں کے آگے پھینکا جاتا تھا اور وُہ اُن کی تِکہ بوٹی کر دیتے تھے۔کئی مسیحیوں کو گیلے چمڑے میں سیا جاتا اور اُنہیں کڑکتی دھوپ میں پھینک دیا جاتا تھا۔جوں جوں چمڑا سوکھتا اُن کی ہڈیاں ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی تھیں۔لوہے کی کیلوں پر لِٹا کر اُن کے بدن پر بھاری وزن رکھا جاتا تھا۔اُن

کی کھال اُتار کر اور نمک لگا کر ریت پر پھینک دیا جاتا تھا اور یوں وُہ سسک سسک جامِ شہادت نوش کرتے تھے۔ اُنھوں نے کہیں بھی سیاسی یا مذہبی پناہ لینے کیلئے درخواست نہیں کی اور نہ ہی امریکہ کا ویزہ مانگا۔ آج کونسے آسائش خانوں کی تلاش میں ہیں۔ یہ لمحہ فکر ہے۔

پطرسؔ جیسے مقدّسین کو منہ بند کرنے کیلئے کہا گیا مگر اُس کا جواب یہ تھا کہ کیا میں خُدا سے زیادہ تمہاری مانوں؟ روایات بتاتی ہیں کہ نہ صرف اُس کو قید کیا گیا، کاٹھ میں ٹھونکا گیا بلکہ اُس کو اُلٹی صلیب دی گئی۔ مصنفین بیان کرتے ہیں کہ مقدّس پطرسؔ نے صلیبی موت کو اِس قدر خوشی سے برداشت کیا کہ فرمایا کہ میں اِس لائق نہیں کہ جیسے میرے مالک یسوع کو مصلوب کیا گیا ویسے ہی میں بھی مصلوب کیا جاؤں بلکہ یوں صلیب دی جائے کہ جہاں میرے مالک یسوع کے پاؤں تھے وہاں میرا سر ہو اور روایات کے مطابق یوں اُس کو اُلٹی صلیب دی گئی۔

مقدّس یوحنّاؔ رسول جو یسوع مسیح کے عزیز ترین شاگرد بھی تھے جن کے وسیلہ سے اِنجیلِ یوحنّاؔ بھی ملہم ہوئی، تین خطوط بھی ملہم ہوئے اور مکاشفہ کی کتاب بھی ملہم ہوئی۔ یہ وُہی شاگرد تھے کہ بوقتِ صلیب یسوع مسیح نے اَپنی والدہ محترمہ کو اِن کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ اَب سے یہ آپ کی والدہ ہیں اور والدہ محترمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اَب سے یہ آپ کے فرزند ہیں۔ روایات بتاتی ہیں کہ مقدّس یوحنّاؔ مقدسہ مریمؔ کو افسس لے گئے جہاں بعد میں اُن کا اِنتقال ہوا اور وہاں ہی اُن کی تدفین ہوئی جس پہاڑی کو آج بھی مریمانہ کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ یہ وہی یوحنّاؔ ہیں جن کو وقتِ حاکم نے قید کر کے پتمس کے جزیرہ میں پھینک دیا تھا اور بعد میں وہاں سے رہائی پانے کے بعد آپ کو اُبلتے ہوئے کڑاہ میں ایسے ہی فرائی کیا گیا

جیسے مچھلی کوفرائی کیا جاتا ہے۔

مُقدّس پولسؔ جو پہلے کلیسیاء کوستانے والے تھے مسیح یسوع کے بعدسب سے زیادہ ستائے جانے والے ہوئے۔آپ نے تین مشنری سفر کیئے اور آخری سفر سے واپسی پر آپ ملیتسؔ کے جزیرہ میں آئے کیونکہ اِس بندرگاہ پرآپ کا جہاز کُچھ وقت کیلئے رُکا ہوا تھا۔یہاں سے آپ کو یاد آتا ہے کہ قریب ہی افسسؔ ہے جہاں میرے رُوحانی فرزند ہیں اور آپ کا دِل دھڑ کنے لگا اور اُن سے ملاقات کا جی کرنے لگا۔چنانچہ قاصد بھیج کرافسسؔ کے بزرگوں کووہاں بلوایا گیااور بزرگ پولسؔ اُن سےمخاطب ہوکر یوں

فرماتے ہیں کہ......

''تُم خود جانتے ہوکہ پہلے ہی دِن سے کہ میں نے آسیہؔ میں قدم رکھا ہر وَقت تمہارے ساتھ کس طرح رہا۔یعنی کمال فروتنی سے اورآنسو بہا بہا کراوراُن آزمائشوں میں جو یہودیوں کی سازش کےسبب سے مُجھ پرواقع ہوئیں خُداوند کی خِدمت کرتا رہااور جو جو باتیں تمہارے فائدہ کی تھیں اُن کے بیان کرنے اوراعلانیہاور گھر گھر سکھانے میں کبھی نہ جھجکا۔ بلکہ یہودیوں اور یونانیوں کےرُوبرو گواہی دیتا رہا کہ خُدا کے سامنے توبہ کرنا اور ہمارے خُداوند یسوع مسیح پر اِیمان لانا چاہیئے ۔اوراَب دیکھو کہ میں رُوح میں بندھا ہوایروشلیمؔ کو جاتا ہوں اورنہ معلوم کہ وہاں مُجھ پر کیا گُزرے سوااِس کے کہ رُوح القدس ہرشہر میں گواہی دے دے کرمُجھ سے کہتا ہے کہ قیداور مصیبتیں تیرے لیئے تیار ہیں۔لیکن میں اَپنی جان کوعزیز نہیں سمجھتا کہ اُس کی کُچھ قدر کروں بمقابلہ اِس کے کہ اَپنادَوراوروُہ خدمت جوخُداوَندیسوع سے پائی

ہے پوری کروں یعنی خُدا کے فضل کی خوشخبری کی گواہی دُوں‘‘۔

لہٰذا میرے عزیزو! کالیاں پٹیاں باندھنے اور احتجاج کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی کتابِ مُقدّس میں اِس طرح کا کوئی نمونہ مِلتا ہے کہ ہم اُس کی پیروی کریں۔ مُجھے یوں لگتا ہے کہ جن قوانین کی ترمیم کی آپ بات کرتے ہیں وُہ کبھی تبدیل نہیں ہوں گے کیونکہ یہ سب خُدا کے کلام کے مطابق ہے اور یہ ہو کر ہی رہے گا۔ یہ قوانین کوئی نئے نہیں بلکہ دانی ایل نبی کے وَقت سے بنے ہوئے ہیں کہ جب کہا گیا تھا کہ جو کوئی اِس مورت کے آگے سجدہ نہ کرے اُس کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ دُعا کرنا کہ اے خُدا ہم پر ظلم اور اِیزا رسانی کے پہاڑ نہ ٹوٹیں کلامِ خُدا کے برخلاف دُعا ہے۔

یسوع مسیح نے فرمایا کہ یہ سب تو تمہارے ساتھ ہوگا اور ہم خُدا کے کلام کو باطل نہیں کر سکتے بلکہ مجھے یوں کہنا ہے کہ یہ دُعا کریں کہ ’’اے خُداوندا اگر تیری مرضی ہے کہ میرا خون اِس ملک کی بیداری کا سبب ہو تو میں حاضر ہوں۔ میرے اِیمان کو اِس قدر مضبوط فرما کہ میں سمجھوتہ کرنے والا نہ ہوں بلکہ اَپنے اِیمان کی کُشتی اچھی طرح لڑ سکوں اور اگر مجھے جان بھی دینا مقصود ہو تو ثابت قدم رہوں اور پیچھے نہ ہٹوں‘‘۔

میں یہاں پر ویتنام کے ایک خاندان کی گواہی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جب ویتنام میں بیداری آئی تو بہت ہی مشکل اور کٹھن حالات تھے۔ ایک پاسبان کو شہید کر دیا گیا اور کُچھ عرصہ بعد اُس کی بیوی اور دو بچوں کو گرفتار کر کے جنگل میں لے جایا گیا۔ بچوں کی ماں کو ایک درخت کے ساتھ باندھا اور دُونوں بچوں کو دو الگ الگ درختوں کے ساتھ ایک کو دائیں اور دُوسرے کو بائیں باندھا گیا۔ دَرِندہ خصلت سپاہیوں نے

تینوں پر بندوقیں تان کر کہا کہ اگر تُم اَپنے یسوع کا اِنکار کرنا چاہو تو ابھی موقع ہے اِس کے بعد ہم گولی چلا دیں گے۔ زِندگی اور موت کے بیچ میں چند قدم کا فاصلہ تھا۔ اگر آپ کے ساتھ ایسا ہو رہا ہوتا تو آپ کیا کرتے؟ دُونوں بچے والدہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور والدہ کے آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگی کہ ''میرے بچو! اُن سے نہ ڈرو جو جسم کو قتل کرتے ہیں بلکہ اُس سے جو رُوح اور جان دُونوں کو ہلاک کر کے جہنم کا سزاوار بنا سکتا ہے۔ ہم یسوع کے ہیں اور اُسی کے رہیں گے۔ اِن کو اَپنا کام کرنے دو لیکن بچو میں ایک بات تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ اگر یہ ہمیں مار دیں تو آج رات کا کھانا ہم خُداوندوں کے خُداوند اور بادشاہوں کے بادشاہ کے ساتھ میز پر کھائیں گے''۔ تب اُن ظام سپاہیوں نے اُن کو گولیوں سے بھون دیا اور وُہ آخری سانس تک یہی گیت گاتے رہے کہ ''یسوع کے پیچھے میں چلنے لگا، نہ لوٹوں گا، نہ لوٹوں گا''۔ ہیلیلو یاہ!

میرے ایک کورین دوست نے جو مُجھ سے کئی سال پہلے اُردو سیکھتا تھا کہا کہ ''جب کوریا میں بیداری آئی تو ہمارے عبادت گولوگوں کو گرجوں کے اَندر بند کر کے تیل پھینک کر اُنہیں آگ لگائی گئی۔ اُس نے کہا کہ جب تک پاکستان کے چوٹی کے مسیحی رَہنما اِنجیل کی خاطر اَپنی جان نہ دیں اُس وَقت تک بیداری نہیں آئے گی''۔ اگر شک ہو تو ایک کتاب ''کوریا شعلوں کی لپیٹ میں'' ضرور پڑھیں اور مزید اِیمان کی مضبوطی کیلئے شہیدانِ کارتھج اور شہیدانِ رُوم کا بھی مطالعہ کرنا بہت ہی فائدہ مند اور برکت کا سبب ہو گا۔

میں آپ کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اَپنی مرضی سے اِس دُنیا میں نہیں آئے۔ آپ کی وِلادت میں خُدا کا کوئی مقصد ہے۔ آپ بے مقصد نہیں اور خُدا آپ سے کوئی خاص خدمت لینا چاہتا

ہے اور جب تک آپ وُہ خدمت کر نہ لیں اُس وَقت تک آپ کو موت نہیں آئے گی۔ اِس کا ثبوت میں آپ کو خُدا کے کلام سے دیتا ہوں۔ مکاشفہ ۱۱:۷ میں لکھا ہے کہ "جب وُہ اَپنی گواہی دے چُکیں گے تو وُہ حیوان جو اتھاہ گڑھے سے نِکلے گا اُن سے لڑکر اُن پر غالب آئے گا"۔ یہ دو گواہوں کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ خُدا اُن سے خاص کام لینا چاہتا تھا جو اُس نے لیا اور ذرا الفاظ پر غور کریں کہ "جب وُہ اَپنی گواہی دے چُکیں گے تو......"۔ جب تک اُنہوں نے اُس خدمت کا کام کر نہیں لیا اُس وَقت تک کوئی اُن کو چھونے نہ پایا اور جب وُہ کام مکمل ہو گیا تو پھر وُہ مارے گئے۔

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ خُدا نے آپ کو ایک خاص کام سونپا ہے اور وُہ آپ کو کرنا ہی کرنا ہے۔ جب تک آپ وُہ کام مکمل کر نہ لیں کوئی شخص آپ کو چھو نہ پائے گا۔ اگر آپ کے خلاف بم بھی گریں تو فیوز ہو جائیں گے۔ اِس خدمت کے دوران آپ کے برخلاف چلنے والا کوئی ہتھیار ابھی بنا ہی نہیں۔

میری دُعا ہے کہ یہ چند اَلفاظ کلیسیائے پاکستان میں اِنقلاب و بیداری کا سبب بن جائیں اور ہم جان سکیں کہ مسیحی زِندگی سرزمینِ پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دُنیا کے کسی ہی خطے میں کیوں نہ رَہتے ہوں پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کی شاہراہ ہے۔ ضرور ہے کہ ہم دُکھ اُٹھا کر خُدا کی بادشاہی میں شریک ہوں۔

میں خُداوند کے اُس وَعدے کیلئے جو اُس نے مکاشفہ ۲۱، باب میں کیا ہے اِنتہائی شکر گزار ہوں۔ "پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے سُنا کہ دیکھ خُدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے

اور وُہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وُہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خُدا ہوگا اور وُہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ اور نہ دَرد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں" (مکاشفہ ۲۱: ۳-۴)۔

"جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وُہ یہ کہتا ہے کہ بے شک میں جلد آنے والا ہوں۔ آمین۔ اَے خُداوند یسوع آ" (مکاشفہ ۲۲: ۲۰)۔

"کون ہم کو مسیح کی محبت سے جُدا کرے گا؟ مصیبت، یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟ چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دِن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گِنے گئے۔ مگر اِن سب حالتوں میں اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ مُجھ کو یہ یقین ہے کہ خُدا کی جو محبت ہمارے خُداوند یسوع مسیح میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جُدا کر سکے گی نہ زِندگی، نہ فرشتے نہ حکومتیں، نہ حال کی نہ اِستقبال کی چیزیں۔ نہ قُدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق" (رُومیوں ۸: ۳۵-۳۹)۔

مسیحا کی آمدِ ثانی کا منتظر

نوید ملک

ویب سائٹ www.newlifeinstitute.org

فیس بُک: Ps Naveed Malik